بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
| جلد ۵۳/۱۸ | ۴ فتح ۱۳۴۳ ہش ۲۸ رجب ۱۳۸۴ھ ۴ دسمبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۸۲ |

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں انہی کے ساتھ خدا ہوتا ہے

اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا

"اے میری عزیز جماعت! یقیناً سمجھو کہ زمانہ اپنے آخر کو پہنچ گیا ہے اور ایک صریح انقلاب نمودار ہو گیا ہے۔ سو اپنی جانوں کو دھوکہ مت دو اور بہت جلد راستبازی میں کامل ہو جاؤ۔ قرآن کریم کو اپنا پیشوا پکڑو اور ہر ایک بات میں اس سے روشنی حاصل کرو۔ اور حدیثوں کو بھی ردّی کی طرح مت پھینکو کہ وہ بڑی کام کی ہیں اور بڑی محنت سے ان کا ذخیرہ تیار ہوا ہے۔ لیکن جب قرآن کے قصوں سے حدیث کا کوئی قصہ مخالف ہو تو ایسی حدیث کو چھوڑ دو تا گمراہی میں نہ پڑو۔ قرآن شریف کو بڑی حفاظت سے خدا تعالیٰ نے تمہارے تک پہنچایا ہے۔ سو تم اس پاک کلام کی قدر کرو۔ اس پر کسی چیز کو مقدم نہ سمجھو کہ تمام راست روی اور راستبازی اسی پر موقوف ہے۔ کسی شخص کی باتیں لوگوں کے دلوں میں اُسی حد تک مؤثر ہوتی ہیں جس حد تک اس شخص کی معرفت اور تقویٰ پر لوگوں کو یقین ہوتا ہے ....

اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی اور روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم پر تمہارے ساتھ ہو گا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو، ماریں کھاؤ اور صبر کرو اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری قبولیت لکھی جائے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور دل ان کے خوف سے پگھل جاتے ہیں انہی کے ساتھ خدا ہوتا ہے اور وہ ان کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور دنیا صادق کو نہیں دیکھتی پر خدا جو علیم و خبیر ہے وہ صادق کو دیکھ لیتا ہے۔ پس اپنے ہاتھ سے اس کو بچاتا ہے۔ کیا وہ شخص جو سچے دل سے تم سے پیار کرتا ہے اور سچ مچ تمہارے لئے مرنے کو بھی تیار ہوتا ہے اور تمہارے منشا کے موافق تمہاری اطاعت کرتا ہے اور تمہارے لئے سب کو چھوڑتا ہے کیا تم اس سے پیار نہیں کرتے اور کیا تم اس کو سب سے عزیز نہیں سمجھتے۔ پس جب کہ تم انسان ہو کر پیار کے بدلہ میں پیار کرتے ہو پھر کیونکر خدا نہیں کرے گا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ واقعی اس کا وفادار دوست کون ہے اور کون غدّار اور دنیا کو مقدم رکھنے والا ہے۔ سو تم اگر ایسے وفادار ہو جاؤ گے تو تم میں اور تمہارے غیروں میں خدا کا ہاتھ ایک فرق قائم کر کے دکھلائے گا۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص۵۰)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳ دسمبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ البتہ شام کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند آ گئی۔ اِس وقت طبیعت ٹھیک ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

اخبارِ احمدیہ

— • ربوہ ۳ دسمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ربوہ سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس لئے آج مورخہ ۳ دسمبر بروز جمعرات آپ نماز مغرب سے قبل مسجد مبارک میں قرآن مجید کا درس نہیں دے سکیں گے۔

— • مکرم قاضی مبارک احمد صاحب ٹوگولینڈ (مغربی افریقہ) میں سوا تین سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۴ دسمبر ۱۹۶۴ء بروز جمعہ بذریعہ جناب ایکسپریس ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ دوست ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو خوش آمدید کہیں۔
(نائب وکیل التبشیر)

— • سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے چوہدری محمد الدین صاحب کو امیر حلقہ جات گ ب ۲۶ تا ۳۰ ۶/۵ ٹی۔ ایل تک کے عرصہ کے لئے منظور فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

— • ربوہ ۲ دسمبر۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر مرحوم زوجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ تھیں کل مورخہ ۲ دسمبر کو ۷ بجے ۷۸ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ آج مورخہ ۳ دسمبر بروز جمعرات بعد نماز ظہر ادا کی جائے گی۔

— • ربوہ ۳ دسمبر۔ گزشتہ شب سے یہاں مطلع ابر آلود ہے اور خفیف سی بوندا باندی بھی ہوئی ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ دسمبر ۷۶ء

حکومتِ الٰہی کس طرح برپا ہو سکتی ہے

(قسط نمبر ۲)

ماہنامہ "ثقافت" کے "تاثرات" نگار نے یہ مطلب کہا ہے کہ

"حکومتِ الٰہیہ کے راستے میں سب سے زیادہ سنگِ گراں بن کر جو لوگ حائل ہو رہے ہیں وہ وہی ہیں جو اس کی دعوت دیتے ہیں۔
ان لوگوں کی زبان پر تو حکومتِ الٰہیہ کا مہم ہے لیکن اس اصطلاح سے ان کا مقصود کیا ہے اور اسے کس رنگ میں یہ بروئے کار لانا چاہتے ہیں؟ یہ اب تک کسی نے نہیں بتایا۔"

(ماہنامہ ثقافت نومبر ۷۶ء ص ۲)

حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ بتا بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ حکومتِ الٰہیہ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی حکومت اب جو لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اب کسی سے ہمکلام نہیں ہوتا وہ اس کی حکومت کس طرح قائم کر سکتے ہیں ایسے لوگ اگر کوئی دستور بنائیں گے بھی تو وہ دستور قطعاً خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا دستور نہیں ہوگا بلکہ وہ ان کی اپنی نفسانی خواہشات کا آئینہ دار ہوگا۔

ظاہر ہے کہ اگر انسان حکومتِ الٰہیہ کا دستور بنا سکتا تو اللہ تعالیٰ کو "ذکر" نازل کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ عقل بے شک انسان کی رہنمائی کرتی ہے مگر وہ انسانی زندگی کی منزل متعین نہیں کر سکتی کیونکہ زندگی کے امکانات اور مقتضیات مابعد الطبعیات سے کہیں وسیع تر ہیں۔

جب بشر کو "ذکر" کے شروع ہی میں ایمان بالغیب کی دعوت دی گئی ہے وہ پوری زندگی کے حقائق پر تو دیکھو کس طرح حاوی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی سمجھ سکتا ہے کہ انسانی زندگی کے امکانات اور مقتضیات کیا ہیں۔ اسی لئے اس نے "ذکر" کو انسان کی رہنمائی کے لئے نازل کیا ہے اور اس کے لئے سلسلۂ رسالت قائم کیا ہے۔ جس طرح بشر کے لئے لازمی ہے کہ وہ غیب پر ایمان لائے اسی طرح اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ رسالت پر بھی ایمان لائے تاکہ وہ اس صراطِ مستقیم پر جادہ پیما ہو جو انسانی زندگی کی منزلِ مقصود کی طرف لے جاتا ہے۔

واضح ہے کہ جس صراطِ مستقیم پر اللہ تعالیٰ بشر کو چلانا چاہتا ہے اس میں زندگی کے تمام شعبہ جات کے لئے حقیقی رہنمائی صرف قرآن کریم اور سنت رسول اللہؐ میں ہی ہو سکتی ہے۔ بے شک قرآن کریم کی صورت میں رہنما اصول موجود ہیں اور چونکہ حکومت بھی ایک شعبۂ حیات ہی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے حکومتِ الٰہیہ کے اصول بھی "ذکر" میں بیان کر دئے ہیں تاہم ان کی حیثیت "تھیوری" سے زیادہ نہیں ہے مگر تری تھیوری رہنمائی نہیں کر سکتی۔ اگر ایسا ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ "ذکر" کو بغیر رسول اللہؐ کے نازل کرتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ سلسلۂ رسالت قائم کیا تاکہ نہ صرف اللہ کا ذکر دنیا کے سامنے پیش ہو بلکہ اس کے رسول اس پر عمل کر کے بھی دکھائیں اور یہ ثابت کریں کہ جو "ذکر" نازل کیا گیا ہے وہ محض خیالی نہیں ہے بلکہ قابلِ عمل بھی ہے۔ ہر ایک بشر اس پر عمل کر سکتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو اسوۂ حسنہ بھی بنایا ہے اور ہدایت فرمائی ہے کہ اس اسوۂ حسنہ کا تتبع کریں۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت سے پیشتر تواتر کے ساتھ انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ شریعت تو صرف چند انبیاء علیہم السلام پر ہی اتری ہے مگر شریعت کے مطابق حکم لگانے والے رسول کثرت سے آتے رہے ہیں۔ مگر چونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر تمام کمالات و افضالِ نبوت ختم ہو گئے ہیں اور دین مکمل ہو چکا ہے اور آپ کو ہمیشہ کے لئے اسوہ حسنہ بنایا گیا ہے اس لئے اب مستقل انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی ضرورت نہیں رہی۔ آپ سے پہلے مثلاً تورات کی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے اپنے اسوہ میں عملی صورت دکھانے کے لئے مستقل انبیاء مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ مگر جب تمام نبوتوں کا اختتام ہو چکا اور کامل نمونہ آ گیا تو اب مستقل انبیاء علیہم السلام کی ضرورت نہ رہی نظری اور عملی دین سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر تکمیل پا چکا ہے۔ اس لئے اب مستقل انبیاء کا سلسلہ بھی ختم ہو چکا ہے۔ البتہ اب ایسے انبیاء آ سکتے ہیں جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کامل شریعت کی تجدید اور آپ کے کامل اسوہ حسنہ کے احیاء کے لئے مبعوث ہوں۔ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے قرآن کریم میں بھی اور احادیث میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث مجددین حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور حدیث لم یبق من النبوۃ الا المبشرات میں اسی امر کی وضاحت کی گئی ہے۔

جہاں تک حکومت کا تعلق ہے اس کی وضاحت آیہ استخلاف اور حدیث خلافت علیٰ منہاج النبوت میں کی گئی ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

انّا نحن نزلنا الذکر
وانّا لہ لحافظون۔

اس آیہ کریمہ سے واضح ہے کہ حکومتِ الٰہیہ خود اللہ تعالیٰ اپنے کسی فرستادہ کے ذریعہ ہی قائم کرتا ہے جس طرح اسنے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ قائم کی اور پھر اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے آپ کے بعد آپ کے خلفائے راشدین اس کو چلاتے رہے لیکن خلفائے راشدین کے بعد ظاہری حکومت بادشاہوں کے ہاتھ میں چلی گئی اور اگرچہ وہ کہلاتے خلفاء ہی رہے مگر وہ حکومتِ الٰہیہ کے قائم کرنے والے نہیں سمجھے گئے ہیں اور نہ وہ تھے۔ سوا حضرت عمرو بن عبدالعزیز کے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے نظری اور عملی دونوں پہلوؤں کی حفاظت کے لئے مجدد دین مبعوث فرمائے جو حکمران نہیں تھے۔ مجدد دین کے مقابلہ میں دانشور بھی پیدا ہوتے رہے جنہوں نے اپنی اپنی عقل کے مطابق اسلام کی توجیہات کیں اور یہی وجہ ہے کہ امت میں نظری اور عملی اختلافات پیدا ہو گئے جن کی وجہ سے دین میں بھی انتشار پیدا ہو گیا۔ اور مختلف متضاد فرقے ظہور پذیر ہو گئے۔ اگرچہ مجدد دین اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں تجدید و احیائے دین کا کام سرانجام دیتے چلے آئے۔

قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبردست پیشگوئیوں سے واضح ہوتا ہے کہ یہ انتشار ایک وقت اپنی انتہا کو پہنچ جائیگا اور دین ثریا پر چڑھ جائے گا مساجد ذکرِ الٰہی سے خالی ہو جائیں گی اور ہر طرح کی برائیاں عوام و خواص میں گھس آئیں گی آج ہم دیکھتے ہیں کہ وہی زمانہ آ گیا ہے۔ اور حالت یہ ہو گئی ہے کہ لوگ حکومتِ الٰہیہ کا شور و غوغا تو بہت کرتے ہیں مگر نہ تو حکومتِ الٰہیہ کی حقیقت کو جانتے ہیں اور نہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کس طرح قائم ہوتی ہے۔

ان پیشگوئیوں سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اس زمانے میں الامام المہدیؑ جس کا دوسرا نام مسیح موعودؑ ہے مبعوث ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم و عدل ہوگا اور اس کے ذریعہ حکومتِ الٰہیہ یا خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی مگر جس طرح بتدریج انتشار ہوا ہے اسی طرح بتدریج یہ بھی ہوگا۔ لیکن ہوگا ضرور۔

انشاء اللہ تعالیٰ

ایمان کی حقیقت

"جب لوگوں کو تبلیغ کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں کیا ہم نماز نہیں پڑھتے۔ کیا ہم روزہ نہیں رکھتے۔ ان لوگوں کو حقیقت ایمان کا علم نہیں ہے۔ اگر علم ہوتا تو وہ ایسی باتیں نہ کرتے۔ اسلام کا مغز کیا ہے اس سے بالکل بے خبر ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کی یہ عادت قدیم سے چلی آئی ہے کہ جب مغزِ اسلام چلا جاتا ہے تو اسکے ازسرِ نو قائم کرنے کے واسطے ایک کو مامور کر کے بھیج دیتا ہے تاکہ کھائے ہوئے اور مرے ہوئے دل پھر زندہ کئے جاویں۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہم ارشادات

تمام دوستوں کو حتی الوسع ربّانی باتوں کو سننے کیلئے جلسہ سالانہ میں ضرور شریک ہونا چاہیئے

زیارتِ صالحین اور علمِ دین حاصل کرنے کی خاطر سفر کرنا موجبِ ثوابِ کثیر اور اجرِ عظیم ہے

احادیث نبویہ سے ثابت ہے کہ اپنے دینی بھائیوں کی ملاقات کی غرض سے سفر کرنا گناہوں کی بخشش اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالےٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق و شوق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالےٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر ایک کے لئے باعثِ ضعفِ فطرت یا کمی مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اوپر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالےٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت اور عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں ..... تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائیگی کہ خدا تعالےٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزت جلشانہ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر کر رکھیں۔ اور اگر تدابیر اور قناعت شعاری سے تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں۔ تو بلا توقف جزیہ میسر آجائے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا۔" (آسمانی فیصلہ)

"تمام مسلمانوں کو مختلف اغراض کے لئے سفر کرنے پڑتے ہیں۔ کبھی سفر طلب علم ہی کے لئے ہوتا ہے ...... اور کبھی زیارت صالحین کے لئے سفر کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اویس قرنی کے ملنے کے لئے سفر کیا تھا۔ اور کبھی سفر اپنے مرشد کے ملنے کے لئے (ہوتا ہے) جیسا کہ ہمیشہ اولیاء کبار جن میں حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اور حضرت بایزید بسطامیؒ اور حضرت معین الدین چشتی اور حضرت مجدد الف ثانی بھی ہیں۔ اکثر اس غرض سے بھی سفر کرتے رہے جن کے سفر نامے اکثر ان کے ہاتھ سے لکھے ہوئے اب تک پائے جاتے ہیں ..... یہ تمام قسم سفر کی قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی رُو سے جائز ہیں بلکہ زیارت صالحین اور ملاقات اخوان اور طلب علم کے سفر کی نسبت احادیث صحیحہ میں بہت کچھ حث و ترغیب پائی جاتی ہے ...... صحیح بخاری کا صفحہ ۱۶ کھول کر دیکھو کہ سفر طلب علم کے لئے کس قدر بشارت دی گئی ہے۔ اور دو

یہ ہے کہ من سلک طریقا یطلب بہ علماً سھل اللّٰہ لہ طریق الجنۃ یعنی جو شخص طلب علم کے لئے سفر کرے اور کسی راہ پر چلے تو خدا تعالیٰ بہشت کی راہ اس پر آسان کر دیتا ہے ... علم دین کے لئے اور اپنے شبہات دور کرنے کے لئے اور اپنے دینی بھائیوں اور عزیزوں کو ملنے کے لئے سفر کرنے کو موجب ثوابِ کثیر و اجرِ عظیم قرار دیا ہے بلکہ زیارتِ صالحین کے لئے سفر کرنا قدیم سے سنّتِ سلف صالح چلی آئی ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ جب قیامت کے دن ایک شخص اپنی بداعمالی کی وجہ سے سخت مواخذہ میں ہوگا تو اللہ جلّ شانہٗ اس سے پوچھے گا کہ فلاں صالح آدمی کی ملاقات کے لئے کبھی تو گیا تھا؟ تو وہ کہے گا بالارادہ تو کبھی نہیں گیا مگر ایک دفعہ ایک راہ میں اس کی ملاقات ہو گئی تھی۔ تب خدا تعالیٰ کہے گا کہ جا بہشت میں داخل ہو جا میں نے اس ملاقات کی وجہ سے تجھے بخش دیا ... حدیث سے بھی یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ جو لوگ طلبِ علم یا دینی ملاقات کے لئے کسی اپنے مقتداء کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیں وہ اپنی گنجائش فرصت کے لحاظ سے ایک تاریخ مقرر کر سکتے ہیں جس تاریخ میں وہ بآسانی اور بلا حرج حاضر ہو سکیں ...“ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

۳۔ ”اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر خدا کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

والدین کی خدمت

(نذیر احمد صاحب خادم)

اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے محبوب رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودات سے یہ بات پوری طرح عیاں ہے کہ دنیوی تعلقات اور رشتوں میں سب سے اہم، نزدیکی اور پختہ تعلق اور رشتہ والدین کا ہوتا ہے۔

انسانی محبت و اطاعت اور فرمانبرداری و تعظیم کے اوّلین مستحق خدا تعالیٰ، اس کے انبیاء علیہم السلام اور وقت کے امام ہوتے ہیں۔ اُن سے نیچے اُتر کر مخلوقات میں سے سب سے پہلا نمبر والدین کا آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت اور توحید کے قیام کے حکم کے ساتھ ہی ملا کر والدین کی خدمت گزاری اور اُن سے حسن سلوک سے پیش آنے کا تاکیدی حکم دیا ہے، چنانچہ وہ فرماتا ہے:۔

”اور تمہارے رب نے اس بات کا فیصلہ کر رکھا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت ہرگز نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک یا وہ دونوں ہی تمہاری موجودگی میں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں ”اُف“ تک نہ کہو اور نہ ہی ان کو جھڑکو بلکہ ان کے سامنے نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ عاجزی کے پر جھکا دو اور ان کے لئے یہ دعا کرتے رہو ربّ ارحمھما کما ربّیٰنی صغیراً کہ اے اللہ! تو ان دونوں پر اسی طرح رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھے پالا۔“ (بنی اسرائیل ع ۳)

والدین کی خدمت اور خوشنودی اتنا ضروری امر ہے کہ انسان کو دنیاوی خسارہ برداشت کر کے بھی اُن کی رضامندی کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔ چنانچہ حضرت ابوالدرداءؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے نو باتوں کی تاکیدی وصیت فرمائی تھی ان میں سے ایک بات یہ بیان فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا:۔

واطع والدیک وان امراک ان تخرج من دنیاک فاخرج لھما۔

کہ ”اپنے ماں باپ کی ہر حالت میں اطاعت کرو۔ اگر وہ یہ حکم بھی دیں کہ تم ساری دنیا ان کے لئے چھوڑ دو تو بخوشی سارا مال و منال پیش کر کے اس سے الگ ہو جاؤ۔“

(بحوالہ الادب المفرد مؤلفہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ)

پھر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے والدین کی خدمت کے ثواب کو بعض حالات میں جہاد کے ثواب کے برابر قرار دیا ہے۔ چنانچہ ”حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہؤا اور وہ جہاد میں شامل ہونا چاہتا تھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا ہاں یا رسولؐ اللہ۔ آپؐ نے فرمایا پھر تو ان کی خدمت کر کے جہاد کا ثواب حاصل کر لے۔ (ایضاً)

سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے جو والدین کی خدمت سے غافل و لاپرواہ تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجلس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین مرتبہ فرمایا۔ ”اس کی ناک خاک آلودہ ہو اس کی ناک خاک آلودہ ہو، اس کی ناک خاک آلودہ ہو۔“ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ کس کی؟ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اُس کی جس کی زندگی میں اس کے ماں باپ یا اُن میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ گیا اور وہ اُن کی خدمت نہ کرنے کے باعث جہنم کا مستحق ہو گیا۔“ (ایضاً)

اس زمانہ میں والدین کی نافرمانی اور ان کی اطاعت و تعظیم میں غفلت کا مرض بہت پھیل گیا ہے۔ نئی پود کی اخلاقی گراوٹ اور بدکرداریوں کا بڑا سبب یہی ہے کہ والدین کا اولاد پر سے کنٹرول اور نگرانی اُٹھ چکی ہے۔ اور اولاد کسی کام میں اپنے والدین سے مشورہ تک لینے میں عار محسوس کرتی ہے۔ اور ان کی خوشنودی و رضامندی کا قطعاً خیال نہیں رکھتی۔ الّا ماشاء اللہ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں رضی الرّبّ فی رضی الوالد وسخط الرّبّ فی سخط الوالد (ترمذی) کہ ”خدا تعالیٰ کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔“

اس ارشادِ نبویؐ کا مطلب واضح ہے کہ جس شخص نے اپنے باپ کو ناراض کر لیا اس نے خدائے قہار کا قہر و غضب اپنے لئے خرید لیا اور جس نے اپنے باپ کو خوش رکھا اس نے اس رحیم و کریم اور عفوّ و غفور خدا کی خوشنودی کا دروازہ اپنے لئے کھول لیا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ماں باپ کی خوشنودی ہم کس طرح حاصل کر سکتے ہیں جس کے نتیجہ میں ہم خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی جنّت کو پا سکیں تو اس کا جواب یہی ہے کہ ہم دنیاوی کاموں میں اپنے والدین کے مشورہ کے مطابق کام کریں، ہر کام میں ان سے رائے لیں اور ہر اچھے کام میں ان کی بات کو مانیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو ان الفاظ میں خبردار کیا ہے کہ:۔

”جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امورِ معروفہ میں ــ جو خلافِ قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہدِ خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔“ (کشتیٔ نوح)

رسولِ خدا نے والدین کی نافرمانی کو کبیرہ گناہوں میں سے قرار دیا ہے (بخاری)

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر ایسے کام میں اپنے والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کریں۔ جو خدا اور رسولؐ کے احکام کے خلاف نہ ہو۔ جو شخص ان سب احکامِ الٰہی اور ارشاداتِ نبویؐ کو پڑھ سُن کر بھی اپنے والدین کی خدمت اُن کے ادب و احترام اور ان کی اطاعت سے غفلت برتتا ہے اسے مخبرِ صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان کو کبھی فراموش نہ کرنا چاہیئے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

”سب گناہوں میں سے اللہ جو چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے سوائے ماں باپ کی نافرمانی کے۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو خدا تعالیٰ اس کی موت سے پہلے اسی دنیا میں سزا دیتا ہے۔“ (شعیب الایمان)

دعا ہے کہ مولیٰ کریم ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

لوگوں کے لُطفوں سے اور کینوں سے کیا ہوتا ہے
جس کا کوئی بھی نہیں اس کا خدا ہوتا ہے
بے خدا کوئی بھی ساتھی نہیں تکلیف کے وقت
اپنا سایہ بھی اندھیرے میں جُدا ہوتا ہے

(درثمین)

بہشتی مقبرہ کے متعلق ایک سکھ وِدوان کا اعتراض

اور

اس کا جواب

(از مکرم عباد اللہ صاحب ۔ گیانی ۔)

قدیم سے ہی سنت اللہ چلی آرہی ہے کہ جب کبھی اللہ تعالےٰ دنیا کی اصلاح اور ہدایت کے لئے اپنے کسی ماموریا مرسل کو مبعوث کرتا ہے اور اس کے ذریعہ ایک الٰہی سلسلہ کی بنیاد رکھتا ہے۔ تو اس کی تائیداور نصرت کے سامان بھی کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر قسم کی کامیابیاں اور کامرانیاں اس خدائی سلسلہ کے قدم چومتی ہیں اس کے ساتھ ہی یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ الٰہی سلسلوں کے مخالفین کی طرف سے مختلف قسم کے اعتراضوں کا سلسلہ بھی جاری ہو جاتا ہے۔ اور تاریکی کے فرزند اسی امر میں کوشاں ہو جاتے ہیں کہ وہ ہر ممکن طریق سے لوگوں کو اس الٰہی سلسلہ سے بدظن کر دیں۔ تاکہ اس کا قیام ناممکنات میں سے ہو جائے۔ مگر انجام کار اللہ تعالےٰ کی بات ہی پوری ہوتی رہی۔ اور الٰہی سلسلے ہی غالب آتے رہے۔ اور وہی مخالف حالات میں تمکنت حاصل کرتے رہے۔ اور یہ بات ان کی صداقت اور من جانب اللہ ہونے کا ایک زبردست ثبوت ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ

ہمارے موجودہ دور میں اللہ نے اپنی اسی سنت قدیمہ کے ماتحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے دین کامل۔ اسلام۔ کی اشاعت کے لئے مبعوث فرمایا اور حضور علیہ السلام کے بابرکت ہاتھوں سے سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھوائی۔ اس الٰہی سلسلہ پر آج پون صدی گذر رہی ہے۔ اس عرصہ میں دنیا نے بارہا دیکھا کہ مخالفتوں کے بڑے بڑے طوفان اٹھے۔ تاریکی کے فرزندوں نے اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ بھرپور حملے کرنے کی کوشش کی اور ان کا ہر حملہ پہلے حملہ سے کہیں زیادہ شدت اختیار کرتا رہا۔ مگر مخالفت کے ہر بڑے سے بڑے طوفان اور شریروں کے سخت سے سخت حملہ کے بعد اللہ تعالیٰ کا ہی منشا پورا ہوتا رہا۔ اور سلسلہ احمدیہ پہلے سے زیادہ تمکنت حاصل کرتا رہا۔ حاسدین۔ معاندین۔ مخالفین اور معترضین کی طرف سے جس قدر بھی اعتراضات کیے جاتے رہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کے جوابات اپنی فعلی شہادت سے دیتا رہا۔ اور ہر آن اپنے اس مقدس فرمان کو پورا کرنے کے سامان کرتا رہا۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔" تذکرہ صفحہ ۱۰۸

مذاہب عالم کی تاریخ سے یہ امر واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ کے مامورین پر گو مختلف قسم کے اعتراضات کئے گئے۔ مگر ان کا رنگ ڈھنگ ایک ہی قسم کا رہا۔ اور عموماً لوگ اپنی طرف سے باتیں بنا بنا کر الٰہی سلسلوں کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بناتے رہے۔ اور اپنی من گھڑت اور خودساختہ باتوں کی بناء پر یا اللہ تعالےٰ کے مرسلین کی باتوں کا توڑ مروڑ کر ان کا مذاق اڑاتے رہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کا ارشاد ہے

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۔

قرآن مجید کی اس آیت سے یہ امر واضح ہے کہ تاریکی کے فرزند ہمیشہ اللہ تعالےٰ کے مامورین کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بناتے رہے اور ان کا مذاق اڑاتے رہے۔

ایک سکھ ودوان نے اسی سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے۔

"دنیا کے پیغمبروں اور اوتاروں کے سوانح حالات پڑھ کر دیکھو ان پر بھی بہت سے الٹ پلٹ الزام لگا کر انہیں بدنام کرنے کی کوشش کی گئی اور انہیں مختلف قسم کے دکھ دیئے گئے۔"

(ترجمہ از دھرم تے سداچار صفحہ ۱۲۲)

پس یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ ایک طرف تو دنیا کے لوگ اللہ تعالےٰ کے مرسلوں اور ان کے قائم کردہ سلسلوں کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتے رہے۔ اور دوسری طرف اللہ تعالےٰ اپنے ماموروں اور ان کے ذریعہ قائم ہونے والے سلسلوں کی حفاظت اور نصرت کے سامان کرتا رہا۔ اسی سنت قدیم کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور علیہ السلام کے قائم کردہ سلسلہ احمدیہ کے ساتھ معاملہ ہوا۔ ایک طرف تو اللہ تعالےٰ نے ہر آن اور ہر لمحہ احمدیت کی حفاظت اور نصرت فرمائی۔ اور قدم قدم پر اپنے وعدے پورے کئے۔ دوسری طرف دنیا کے لوگوں نے حضور علیہ السلام کی اور احمدیت کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور اپنی طرف سے باتیں بنا بنا کر یا حضور کی بیان کردہ باتوں کو توڑ مروڑ کر عجیب وغریب قسم کے اعتراضات کئے۔ اس کی ایک تازہ مثال ہندوستان کے ایک غیر مسلم ودوان سردار گوردیال سنگھ بھولا کا ایک حالیہ اعتراض ہے۔ سردار صاحب موصوف کا ایک مضمون دہلی کے ایک مشہور سکھ اخبار ہفت روزہ "فتح" کے گورونانک ایڈیشن نومبر ۱۹۶۲ء اور ہفت روزہ میل ملاپ چنڈی گڑھ ۲۲ نومبر ۱۹۶۲ء میں "مہان سدھارک سری گورونانک دیو" کے عنوان پر شائع ہوا ہے۔ اس میں بھولا صاحب نے اپنے بھولے پن میں یا عمداً اپنے پاس سے بات بنا کر احمدیت پر یہ اعتراض کیا ہے کہ۔

"ਦੂਰ ਦੀ ਗਲ ਜਾਣ ਦਿਓ, ਅਜੇ ਨੇੜੇ ਦੀ ਗਲ ਹੈ ਕਿ ਕਾਦੀਆਂ ਜ਼ਿਲਾ ਗੁਰਦਾਸਪੁਰ ਵਿਚ ਮਿਰਜ਼ਾ ਗੁਲਾਮ ਅਹਮਦ ਦੇ ਖ਼ਾਨਦਾਨੀ ਮਕਬਰੇ ਵਿਚ ਜਿਸ ਨੂੰ ਬਹਿਸ਼ਤੀ ਮਕਬਰਾ ਕਹਿੰਦੇ ਹਨ। ਅਹਿਮਦੀਆਂ ਪਾਸੋਂ ਕੋਈ ਮੁਰਦਾ ਦਬਾਣ ਲਈ ਦੂਜੀ ਜ਼ਮੀਨ ਨਾਲੋਂ ਵਧੇਰੇ ਕੀਮਤ ਵਸੂਲ ਕੀਤੀ ਜਾਂਦੀ ਹੈ।"

{"ਫ਼ਤਹ" ਦਿੱਲੀ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਐਡੀਸ਼ਨ ੧੯੬੨

یعنی دور کی بات جانے دیں۔ ابھی نزدیک کی بات ہے کہ قادیان ضلع گورداسپور میں (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے خاندانی مقبرے میں جسے بہشتی مقبرہ کہتے ہیں۔ احمدیوں سے کوئی مردہ دفن کرنے کے لئے عام زمینوں سے زیادہ قیمت وصول کی جاتی ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ بھولا صاحب نے احمدیت پر ایک ایسا اعتراض کیا ہے۔ جس کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ کسی بھی مذاہب پر اپنے پاس سے باتیں بنا کر اعتراض کرنا تقویٰ اور دیانتداری کے سراسر خلاف ہے اور اس طرح معترض خود اپنی جہالت کا ثبوت پیش کرتا ہے بھولا صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قادیان کا بہشتی مقبرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا قبرستان نہیں ہے۔ بلکہ حضور نے خود الہام الٰہی اور رویا صادقہ کی بناء پر ۱۹۰۵ء میں اس کی بنیاد رکھی تھی۔ اور اس سلسلہ میں رسالہ الوصیت شائع فرمایا تھا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ۔

"ایک جگہ مجھے دکھائی گئی۔ اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔"

رسالہ الوصیت صفحہ ۱۶

الغرض حضور نے اذن الٰہی کے ماتحت ۱۹۰۵ء میں "بہشتی مقبرہ" کی بنیاد رکھی تھی۔ مگر بھولا صاحب کا بھولا پن ملاحظہ ہو کہ وہ اس بہشتی مقبرہ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاندانی قبرستان بیان کر رہے ہیں۔

ایک سکھ ودوان گیانی پرتاپ سنگھ جی کو بھی یہ مسلّم ہے کہ حضور نے اپنے رویا کی بناء پر بہشتی مقبرہ کے لئے زمین خریدی تھی اور اس کا قیام عمل میں آیا تھا۔

(ملاحظہ ہو سنسار دا دھارمک اتہاس صفحہ ۱۹۱)

بھولا صاحب نے دوسری بات یہ بیان کی ہے کہ "بہشتی مقبرہ" میں مردہ دفن کرنے کی قیمت عام زمینوں سے زیادہ وصول کی جاتی ہے۔ سردار صاحب موصوف کی یہ بات بھی ایک کذب بیانی ہے۔ بہشتی مقبرہ میں مردے دفن کرنے پر زمین کی کوئی قیمت وصول نہیں کی جاتی۔ البتہ حضور نے اذن الٰہی کے ماتحت اس قبرستان میں دفن ہونے والوں کے لئے بعض شرائط مقرر فرمائی ہیں۔ جو حضور کے رسالہ الوصیت میں بالا صاحت درج ہیں جو شخص ان شرائط کو پورا کر دے۔ اسے مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاتا ہے۔ اور ان شرائط میں جہاں انسان کا متقی ہونا۔ محرمات سے پرہیز کرنا۔ شرک اور بدعت سے دور ہونا۔ وغیرہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ وہاں یہ بھی ایک شرط مقرر ہے کہ اشاعت اسلام۔ تبلیغ احکام قرآن۔ اور غریب نومسلم حضرات کی امداد کے لئے دسویں حصہ کی وصیت کی جائے۔ اور اپنی زندگی میں ہی ان نیک کاموں کے اخراجات کے لئے اپنی آمد اور جائیداد کا دسواں حصہ وقف کر دیا جائے۔ حضور نے اس سلسلہ میں اس امر کی بھی وضاحت فرما دی ہے کہ:۔

"ہر ایک صالح جو اس کی کوئی جائیداد نہیں۔ اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور صالح تھا۔ تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔" الوصیت صفحہ ۲۱

حضور کے اس ارشاد سے یہ امر واضح ہے کہ جو لوگ مالی خدمت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے البتہ وہ نیک اور صالح ہیں۔ اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت دین میں وقف کر رکھی ہے وہ بھی بہشتی مقبرہ میں دفن ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ایسی مثالیں موجود ہیں کہ ایسے لوگ بھی امام وقت کی اجازت اور منظوری سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوتے رہتے ہیں جن کی دسویں حصہ کی وصیت نہیں ہوتی البتہ وہ نیک اور صالح ہوتے ہیں۔ اور اپنی زندگی خدمت دین میں صرف کرتے ہیں۔ پس بھولا صاحب کا یہ اعتراض بالکل غلط اور بے بنیاد ہے کہ بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی قیمت عام زمینوں سے زیادہ قیمت وصول کی جاتی ہے حقیقت یہ ہے کہ وہاں دفن ہونے کی کوئی قیمت وصول نہیں کی جاتی۔ باقی

۱۰ روپے کے انعامی بونڈ

کامیاب نمبروں کی فہرست کس اشتیاق سے دیکھی جاتی ہے اور اگر آپ کا کوئی نمبر سرِفہرست نکل آئے تو پھر گھر بھر کی خوشی کا کیا پوچھنا!

انعامی بونڈ پُر امید بچت اور مستقبل کو سنوارنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

دس روپے والے بونڈوں کے ہر سلسلہ پر ہر سہ ماہی کو ۵۰ ہزار روپے کے ۱۳۶ انعام تقسیم کئے جاتے ہیں۔ پہلا انعام مبلغ ۲۰ ہزار روپے - انعامات کی رقم پر انکم ٹیکس معاف ہے۔

ہر سلسلہ کے جس قدر بونڈ چاہیں خریدیں، بھنائے ہوئے بونڈ دوبارہ فروخت کر دیئے جاتے ہیں تاکہ آپ ان پر بھی انعام حاصل کر سکیں

اتنا ضرور یاد رکھیئے کہ دس روپے والے بونڈ ۱۵ر دسمبر ۱۹۶۴ء سے پہلے خرید لئے جائیں تاکہ ۱۵ر جنوری ۱۹۶۵ء کو ہونے والی قرعہ اندازی میں شریک ہو سکیں۔

انعامی بونڈ

ڈاکخانوں یا منظور شدہ بینکوں سے خریدیئے

OPIECE D.F.P. 41/35

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۲/۱۱/۶۴ کو مسجد احمدیہ کوئٹہ میں بعد نماز جمعۃ المبارک اس عاجز نے عزیزم ڈاکٹر معین النعیم صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ابن حضرت ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب مرحوم کے نکاح کا ہمراہ عزیزہ نسیم اختر صاحبہ بی۔ اے بنت محترم محمد یوسف صاحب بی۔ ایس سی آف کویت بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر اعلان کیا۔

عزیزم ڈاکٹر معین النعیم صاحب حضرت ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب مرحوم کے فرزند اور حضرت منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ عزیزہ نسیم اختر صاحبہ محترم محمد یوسف صاحب بی۔ ایس۔ سی آف کویت کی صاحبزادی اور والدم حضرت شیخ کریم بخش صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف کوئٹہ کی نواسی اور برادران شیخ محمد شریف صاحب مرحوم۔ شیخ محمد اقبال صاحب چیئرمین یونین کمیٹی کوئٹہ کینٹ، سکواڈرن لیڈر ایس ایم لطیف صاحب اور اس عاجز کی ہمشیرہ زادی ہیں۔

خاندان حضرت مسیح پاک علیہ السلام۔ حضرات صحابہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام۔ درویشان قادیان۔ واقفین زندگی۔ علماء کرام و دیگر بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ہر دو خاندانوں کی طرف سے درخواست ہے کہ ازراہ شفقت اس نکاح کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(عاجز شیخ محمد حنیف عفی عنہٗ کوئٹہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

نوٹس نیلام

نورکوٹ ریلوے سٹیشن پر غیر تقسیم شدہ پڑی ہوئی کوئلہ کی ایک ویگن ۱۹ر دسمبر ۱۹۶۴ء کو بوقت دس بجے صبح بذریعہ نیلام عام فروخت کی جائیگی۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

پی۔ ڈبلیو ریلوے لاہور

قادیان کا قدیمی

محبوب کاجل

بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ تحریر فرماتی ہیں :-

"ماموں خانصاحب مرحوم کی بیوی کاجل بنایا کرتی تھی اس میں حضرت خلیفہ اوّل رضی کا نسخہ بھی شامل ہے یہ آنکھوں کیلئے بیحد مفید ثابت ہوا ہے۔ میں کئی سال سے استعمال کرتی ہوں"

ام مظفر احمد

تیار کردہ :- عبدالقادر ابن ماسٹر ماموں خاں صاحب مرحوم - غلہ منڈی - ربوہ

احباب خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور اپنا پتہ صاف ستھرا لکھا کریں۔ (مینیجر)

تلاش گمشدہ

عبدالشکور ابن عبدالمنان خانصاحب ٹیلر ماسٹر فریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ کچھ عرصہ سے لاپتہ ہے۔ اگر عبدالشکور صاحب خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور کو علم ہو تو فوراً اطلاع دیں۔

(مرزا نفیس احمد۔ کارکن دارالقضاء صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

اس سال کا علمی تحفہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گورو نانک جی کے گورو سے متعلق اپنی لمبی تحقیق کے بعد ۱۸۹۵ء میں یہ اعلان فرمایا تھا کہ ؎

طالب خدا ہے اسے ایک پیر
کہ حقیقی طریقہ میں تھا دستگیر

وہ پیر کون تھے۔ جن کی بیعت گورو نانک جی نے کی تھی۔ اس کا علم آپ کو گیانی عباد اللہ صاحب کی تازہ تصنیف "گورو نانک جی کا گورو" سے مل جائے گا۔

اس کتاب کا تعارف محترم میاں ناصر احمد صاحب ایم اے کا تحریر فرمودہ ہے اس کا مطالعہ احمدی احباب اور غیر از جماعت احباب کے لئے ضروری ہے۔

قیمت اعلیٰ کاغذ دو روپے۔ ادنیٰ کاغذ ایک روپیہ پچاس پیسے

ملنے کا پتہ :- میاں عطاء الرحمٰن صاحب ابن ماسٹر محمد ابراہیم مسجد احمدیہ - دہلی دروازہ - لاہور

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمۂ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے

ہمیشہ خریدتے وقت شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے محکمہ تعمیرات و شاہرات کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے جنہوں نے سال رواں ۱۹۶۴ء کے لئے مبلغ جمع کرا رکھی ہے مورخہ ۲۲ر دسمبر ۱۹۶۴ء صبح ۱۱ بجے سربمہر ٹینڈر درکار ہیں۔

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت	معیاد
(۱)	ڈبل سیکشن گورنمنٹ ہائی سکول برائے طالبات کی تعمیر بر موقع چنیوٹ ضلع جھنگ۔	۳۰۰۰۰۰/-	۶۰۰۰/-	۱۲ ماہ
(۲)	گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج برائے خواتین کی تعمیر جھنگ	۵۰۰۰۰۰/-	۱۰۰۰۰/-	۱۲ ماہ

دستخط ایگزیکٹو انجینیر پراونشل ڈویژن جھنگ

ضروری اطلاع

مجھے کچھ نقدی ملی ہے جن صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر مجھ سے لے سکتے ہیں۔

(لئیق احمد ابن شیخ خورشید احمد محلہ دارالرحمت وسطی - ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ :- منسلکہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۵۶۶

میں امۃ الحفیظ زوجہ شیخ انوار علی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن راج گڑھ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۸/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

مندرجہ ذیل جائیداد میری ملکیت ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی جائیداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی میری جائیداد اس وقت حق مہر بذمہ خاوند دو ہزار روپیہ ہے اور ایک سلائی مشین مالیت -/۱۸۰ روپے ہے اس کے سوا اور کوئی جائیداد نہیں اگر کوئی اور جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہو تو میں اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میری ذاتی آمدنی اس وقت کوئی نہیں اگر کبھی ہوئی تو جو کبھی ہوگی نازیست ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الامۃ امۃ الحفیظ زوجہ انوار علی۔ مکان نمبر ۳۔ جان سٹریٹ مسلم پارک راج گڑھ۔ ۶۲/۵/۳۔ گواہ شد ارشد علی ایڈووکیٹ سیالکوٹ۔ ۶۲/۵/۳۔ گواہ شد انوار علی ولد احمد علی خاوند موصیہ۔

مثل نمبر ۱۷۵۶۵

میں مسماۃ برکت بی بی زوجہ چوہدری فضل احمد صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن راولپنڈی ڈاکخانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۱۰/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ منقولہ جائیداد حق مہر بذمہ خاوند -/۳۲۰ روپیہ ہے جو واجب الادا ہے زیور کوئی نہیں غیر منقولہ جائیداد ایک گھوڑی پال مربعہ رقبہ ۲۵ ایکڑ چک ۵۵/۱۲- ایل تحصیل و ضلع منٹگمری میں میرے نام عارضی الاٹمنٹ ہے اور ابھی مجھے حقوق ملکیت ادا نہیں ہوئے اس مربعہ سے اخراجات گھوڑی و دیگر اخراجات لازمی و متفرق اخراجات وضع کرنے کے بعد قریباً سالانہ آمد -/۵۰۰ روپے ہوتی ہے میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور سالانہ آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا برکت بی بی دکان نمبر ۳۹۰/بی ٹرنک بازار راولپنڈی۔ گواہ شد فضل احمد مکان نمبر ۳۹۰/بی ٹرنک بازار راولپنڈی گواہ شد محمد عبدالقیوم سیکرٹری وصایا راولپنڈی نوٹ :- میں اپنی بیوی برکت بی بی صاحبہ کے مہر مبلغ -/۳۲۰ روپے جو میرے ذمہ واجب الادا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں

العبد خاوند موصیہ فضل احمد
گواہ شد رحیم بخش سیکرٹری مال راولپنڈی
گواہ شد سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا حال راولپنڈی
۶۲/۱۱/۱

مثل نمبر ۱۷۵۶۴

میں عائشہ محمودہ زوجہ عبدالمنان ناہید قوم میر کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۸ گگا فارم روڈ راولپنڈی ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ستمبر ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) کڑے وزنی ۸ تولہ ۴ ماشہ سونا خالص قیمتی -/۱۰۸۰ روپے (۲) چوڑیاں ۱۲ عدد وزنی ۹ تولہ ۷ ماشہ سونا ملاوٹ والا قیمتی -/۱۰۸۰ روپے (۳) کانٹے وزنی ۲ تولہ سونا ملاوٹ والا قیمتی -/۱۷۵ روپے (۴) بالیاں ایک جوڑی قیمتی -/۴۴ روپے (۵) کانٹے ایک جوڑی قیمتی -/۲۰ روپے (۶) گانی سوا تولہ سونا ملاوٹ والا قیمتی -/۱۰۰ روپے (۷) انگوٹھی دو عدد وزنی ۹ ماشہ قیمتی -/۷۴ روپے (۸) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۲۰۰۰ روپے قیمت کل جائیداد مبلغ -/۴۵۸۹ روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنے مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی اس وقت میری آمد کا کوئی ذریعہ نہیں اگر کسی وقت میری آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر اس کے بعد کوئی رقم یا جائیداد دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد حصہ وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ الامۃ عائشہ محمودہ گواہ شد محمد صدیق میر موصی ۶۲ مزنگ روڈ لاہور والد موصیہ حال راولپنڈی۔ گواہ شد عبدالمنان ناہید خاوند موصیہ ۵۸ گگا فارم روڈ راولپنڈی۔ نوٹ :- میری اہلیہ عائشہ محمودہ صاحبہ کا حق مہر مبلغ دو ہزار روپے میری طرف واجب الادا ہے میں اس کے حصہ وصیت کے ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں العبد عبدالمنان ناہید خاوند موصیہ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ گواہ شد۔ سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا حال راولپنڈی۔

مثل نمبر ۱۷۵۶۳

میں رشیدہ بیگم زوجہ قریشی محمود احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن میانی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۱۰/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے یا حق مہر مبلغ پانچصد روپیہ ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہو گی میں اپنا زیور فروخت کر چکی ہوں الامۃ رشیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد محمد خلیل الرحمن سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میانی گواہ شد محمود احمد ولد حکیم محمد صدیق صاحب خاوند موصیہ میانی ضلع سرگودھا وارڈ نمبر ۲۔

نوٹ:- مبلغ پانچصد روپے حق مہر میرے ذمہ واجب الادا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد محمود احمد خاوند موصیہ گواہ شد قریشی عبدالستار زیلدی موصی ۸۸۰۹ میانی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد محمد خلیل الرحمن سیکرٹری مال میانی دگھوگھیاٹ ضلع سرگودھا۔

مثل نمبر ۱۷۵۶۲

میں پیر وحید احمد ولد پیر صلاح الدین قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مظفر گڑھ ڈاک محلہ مستقیم ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۸/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے اور اس کے بعد اگر ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دے دوں گا جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں آج میں تحریر کرتا ہوں اور مجلس کو اختیار ہوگا کہ میرے ۱/۱۰ حصے پر یہ وصیت میرے مرنے کے بعد میرے ترکہ پر بھی حاوی ہوگی اس وقت مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کرتا رہوں گا۔ ماہوار آمدنی میں کمی بیشی کی اطلاع دفتر ہذا کو دیتا رہوں گا وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد پیر وحید احمد ولد پیر صلاح الدین ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ

گواہ شد۔ مرزا عبد العزیز احمد ربوہ
گواہ شد۔ مرزا اظہر احمد نائب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

کوشش کرو کہ اسلام کی فتح اور اس کے غلبہ کا دن تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھو

یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ تم اپنے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کرکے محنت اور قربانی میں ترقی کرتے چلے جاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلام کی فتح اور اس کے غلبہ کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کے ضمن میں احباب جماعت کو اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھانے اور بڑھاتے چلے جانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

" حقیقت یہی ہے کہ چاہیے کسی کی اولاد بھی ہو اگر اس نے وہ چیز دیکھ لی اور ہم نے نہیں دیکھی تو کیا فائدہ۔ اگر موسیٰؑ کے باپ کے سامنے یہ رکھا جاتا کہ تمہارا بیٹا خدا کو دیکھے گا۔ تو چاہیے بیٹے کا خدا کو دیکھنا بڑی بھاری قیمتی چیز ہے مگر یہ تو اس کے دل کو ضرور ٹیس لگتی کہ میں نے نہیں دیکھا بیٹے نے دیکھ لیا مجھے بھی دیکھنا چاہیئے تھا۔

کہتے ہیں کوئی بامذاق عالم تھا اس کو کسی نے تحفہ بھیجا۔ روزوں کے دن تھے اس نے شربت اور مٹھائیاں اور حلوے وغیرہ بنا کے دو طشت نوکروں کے سروں پر رکھے اور افطاری کے لئے بھیج دیئے کوئی شخص یہ آیا اور کہنے لگا شیخ صاحب شیخ صاحب آپ کو خوشخبری سناؤں دو آدمی میں نے رستہ میں دیکھے ہیں ان کے سر پر بڑے بڑے طباق رکھے ہوئے ہیں اور ان میں قسم قسم کے شربت اور حلوے اور مٹھائیاں اور کباب وغیرہ ہیں وہ کہنے لگا مجھے کیا، اس نے کہا آپ کو کیا ہے وہ آپ ہی کے گھر کی طرف آ رہے تھے وہ کہنے لگا تمہیں کیا۔ تو حقیقت یہ ہے کہ کامیابی تو تمہیں ضرور ملنی ہے یہ خدا نے کہا ہے لیکن پھر وہی بات ہو جائے گی کہ تم کہو گے مجھے کیا۔ تمہارے بیٹوں کو بھی اگر ملا تو تم کو تو نہیں ملا اگر تمہارے پوتوں کو ملا تو تمہارے بیٹوں کو اور تم کو تو نہیں ملا۔ اگر تمہارے پڑپوتوں کو ملا تو تم اور تمہارے بیٹوں کو اور تمہارے پوتوں کو تو نہیں ملا۔ تم کو ملے گا اور ضرور ملے گا۔ لیکن اگر وہ اگلی نسلوں پر چلا جائے تو لطیفہ اس کامیابی کا اگلی نسلوں پر چلا جانا تمہارے لئے افسردگی کا ہی موجب ہو سکتا ہے تمہاری خوشی اتنی نہیں ہو سکتی جتنی کہ تمہارے ہاتھ سے ہوتی۔ موسیٰؑ کو بھی کنعان مل گیا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مکہ مل گیا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں موسیٰؑ کی حیثیت کیا ہے کنعان موسیٰؑ کی اولادوں کو ملا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود آپ مکہ میں داخل ہوئے دونوں کی خوشی کبھی ایک جیسی ہو سکتی ہے؟ اسی طرح تمہاری مثال ہو گی۔ اگر تم پوری طرح قربانیاں نہیں کرو گے تو تمہاری اولادوں کو تو یہ چیز مل جائے گی لیکن یہ کہ تمہیں نہیں ملے گی تم اپنی موت کے وقت یہ خواہش کرو گے کہ کاش ہم بھی وہ دن دیکھ لیتے جب اسلام دنیا پر غالب ہو نا اور جا رہے اگلے جہان میں تم کو مزا یہ دکھائی دے لیکن موت کا جو افسوس ہے وہ بھی کوئی کم تکلیف دہ نہیں ہوتا۔ وہ بھی ایک قسم کا ذبح ہونا ہی ہوتا ہے۔ جب کہ انسان مرتے وقت یہ خیال کرے کہ میں نے اپنے زمانہ میں یہ چیز نہیں دیکھی۔ بے شک کامل مومن کو اللہ تعالیٰ غیبی نظارے دکھا دیتا ہے لیکن کامل مومن سارے تو نہیں ہوتے اسی لئے مومن بعض دفعہ مرتے وقت مسکراتے ہیں ہنستے ہیں اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو کامیابیوں کے نظارے دکھا دیتا ہے اور وہ مرنے سے پہلے ان کو خوش کر دیتا ہے لیکن وہ تو کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے اگر ظاہر میں وہ چیز آئے گی تو تم میں سے کمزور کو بھی نظر آ جائے گی۔ عورت کو بھی نظر آ جائے گی بچے کو بھی نظر آ جائے گی غرض تم اپنے اخلاق کی درستی اس طرح پر کرو اور اپنے آپ کو ایسا محنت کا عادی بناؤ کہ تمہاری قربانیاں بڑھ جائیں اور تمہاری ان چیزوں کو دیکھنے کے بعد آپ ہی آپ لوگ تمہاری طرف کھنچے چلے آئیں اگر اس طرح اخلاق سے کچھ تو باہر سے کھچے چلے آئیں گے اور کچھ تمہاری طاقت قربانی بڑھنی چلی جائے تو تمہارے کاموں میں اتنی سرعت پیدا ہو جائے گی کہ تھوڑے دنوں میں ہی وہ چیز جو اب تمہیں ناممکن نظر آتی ہے وہ ممکن نظر آنے لگ جائے گی ‘‘

(الفضل ۳ر نومبر ۱۹۵۵ء)

چالیس روزہ صدقہ کی تحریک

از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

خاکسار نے ۷ ر اگست کو انصار کو تحریک کی تھی کہ وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت یابی کے لئے ۴۰ روز تک صدقہ کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ چنانچہ اس تحریک کے مطابق ۴۰ روز تک روزانہ ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا جاتا رہا۔ اور اس کے بعد سے اب تک ہر ہفتہ ایک بکرا صدقہ کیا جاتا ہے۔

خاکسار نے اجتماع انصار اللہ کے موقع پر تحریک کی تھی کہ دوبارہ چالیس روزہ صدقہ کا پروگرام بنایا جائے چنانچہ بعض احباب نے وہیں پر کچھ رقوم بطور صدقہ دے دی تھیں میں اس اعلان کے ذریعہ انصار کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ حضور ایدہ اللہ کی صحت یابی کے لئے صدقہ کی اس تحریک میں دوبارہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور رقوم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے نام جلد بھجوائیں تاکہ حضور کی صحت یابی کے لئے پھر چالیس روز تک روزانہ صدقہ کیا جا سکے

خاکسار مرزا ناصر احمد
صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ایک فوری اور ضروری تحریک

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

احباب جماعت کے تعاون کے ساتھ فضل عمر ہسپتال ربوہ اور مضافات کے دیہات کے نادار مریضان کا علاج مفت کر رہا ہے مگر ماہ نومبر میں اس مد میں رقم نہ صرف یہ کہ ختم ہو گئی ہے بلکہ پانچ صد روپیہ قرض ہو گیا ہے دوستوں نے جس طرح خاص احساس کے ساتھ اپنے نادار مریض بھائیوں کا خیال رکھا اور صدقات کی رقوم ان کے علاج کے لئے بھجواتے رہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کے سب عزیزوں کو بیماریوں سے کلی شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

اب جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس سے نادار مریضان کا علاج مجبوراً بند کر دیا گیا ہے جو نہایت تکلیف دہ ہے۔ لہٰذا خاکسار سب احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنی جملہ پریشانیوں اور اپنے عزیزوں کی بیماریوں کے لئے صدقہ دیتے وقت ان غریب بھائیوں کے علاج کا خیال رکھیں۔ اور زیادہ سے زیادہ صدقات کی رقوم فضل عمر ہسپتال ربوہ کو بھجوائیں تا یہ صدقہ جاریہ ہمیشہ کے لئے جاری رکھا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

ضروری اعلان

بل بابت ماہ نومبر ۱۹۶۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان بلوں کی رقم ۱۰ دسمبر ۱۹۶۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ دسمبر تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔ (مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

ٹکٹ سٹیج بر موقعہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر جو دوست سٹیج کا ٹکٹ حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست مع جملہ کوائف و وجہ استحقاق اور تصدیق و سفارش امیر یا پریذیڈنٹ جماعت (جو بھی صورت ہو) ۱۵ ر دسمبر تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں بعد میں آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو گا۔

اس سلسلہ میں کوئی خط و کتابت نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی درخواست بھجوانے والوں کو کوئی اطلاع دی جاتی ہے۔ جلسہ کے موقع پر اگر دوست دفتر سے پتہ کر سکتے ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)